ہندوستان کے حدیث پر عمل کرنے والے وہابی نہین
(لایق توجہ گورنمنٹ و اعیان مذہب)
نمبر (۱)

منجملہ اُن الفاظ غیر مہذبانہ کے (جو بحث و تکرار مین نا انصاف مجادلین ایک دوسرے کو کہدیتے ہین جن سے بضمن نمبر ۱۲ جلد ۴ مضمون (مناظرات مذہبی) مین ہم بدلایل رد کر چکے ہین - ایک لفظ وہابی ہے جو قرآن و حدیث پر عمل کرنیوالون کو انکے مخالف کہدیتے ہین اور در حقیقت وہ اس لفظ کے مصداق اور وہابی نہین ہین -

اُنکو وہابی کہنا ایسا ہے جیسا انکا اپنے مخالفین کو بدعتی اور مشرک کہنا - اور بعض اہل سنت کا شیعہ کو رفضی کہنا - اور بعض اہل تشیع کا سنیون کو ناصبی یا خارجی کہنا ہے مگر حقیقت و انصاف کی نظر سے دیکہا جاوے تو یہہ بہی الفاظ و القاب غالبًا بیمحل استعمال کیئے جاتے ہین - نہ اہل سنت بدعتی یا خارجی ہین - نہ اہل تشیع رفضی - نہ اہل حدیث ہندوستان کے وہابی -

بطور سب و شتم یا بطور حکم و افتا کسیکو کافر یا مشرک یا بدعتی بیدین کہدینا دوسرا امر ہے (جسکا بیان حکم اس مقام مین ہمارا مقصود نہین ہے اس بیان کے لیئے ایک اور مضمون بعنوان (کفر و کافر) عنقریب شایع ہونیوالا ہے) مگر کسیکا کوئی مذہبی لقب مقرر کرنا اور اسکو اس نام سے مخاطب کرنا تب ہی مناسب و زیبا ہے جبکہ وہ اس لقب کو اپنے لیئے پسند کرے اور اس نام سے اپنے اہل مذہب کو پکارتا ہو اور جو کوئی کسی لقب و نام کو اپنے لیئے پسند نکرے اور اُس سے تبری و تحاشی ظاہر کرے اسکو اس نام سے پکارنا اور وہ اُسکا مذہبی لقب مقرر کرنا مناسب نہین ہے - اور نہ وہ اُسکا مذہبی لقب ہوسکتا ہے -

بناءً علیہ اہل سنت جو بدعت سے بیزار ہین اور ما انا علیہ واصحابی کو اپنا اشعار رکہتے ہین بدعتی کہنا اور اہل تشیع کو جو رفض سے محترز ہین رافضی کہنا اور سنیون کو جو حب اہل بیت کو جزو ایمان جانتے ہین ناصبی کہنا اور اہل حدیث کو جو وہابیت سے تبری وتحاشی کرتے ہین وہابی کہنا اہل انصاف کے نزدیک پسندیدہ نہین ہے اسمقام مین شیعہ وسنی کی باہمی زشت خطابی سے بحث مقصود نہین بلکہ صرف اہل سنت کے دو فرقے (جن مین ایک فریق اپنے مخالف کو وہابی کے نام سے پکارتا ہے دوسرا اسکو بدعتی کے نام سے یاد کرتا ہے) کے باہمی نا ملایم خطاب وتنابز بالالقاب *سے روکنا مد نظر ہے۔

پس اولاً اپنے بہائی موحدین متبعین سنت سید المرسلین کیخدمت مین ناصحانہ التماس ہے کہ اپنے اخوان دین اہل سنت وجماعت کو جو بعض فروع مین اُنسے اختلاف رکھتے ہین اور اصول عقاید مین اُنسے متفق ہین سنت وحدیث کو مانتے ہین بدعت کو بُرا جانتے ہین صرف ارتکاب بعض بدعات کے سبب (جو ناواقفی یا تاویل کی وجہ سے اُنسے سرزد ہوتی ہین) بدعتی لقب مقرر کرنا اور دایرہ اہل سنت وجماعت سے خارج سمجہنا چہوڑ دین۔ اور اِس باب مین حضرت مولانا محمد اسمعیل دہلوی علیہ الرحمۃ (جنہون نے اس ملک ہند مین سنت کو بدعت سے ممیز کیا ہے اور توحید واتباع کا طریق مشتہرۂ عام کیا ہے) کے قول کو ملاحظہ فرماوین۔ آپنے بیسیون امور کو جو اہلسنت زمانہ حال مین معمول ومروج ہین بدعت ٹہرایا ہے۔ ومع ذلک یہہ بہی فرمایا ہے کہ ہمارے ان باتون کو بدعت کہنے سے کوئی انکے مرتکبین کو جو اہل سنت کہلاتے ہین بدعتی نہ کہدے اور اُنکو دایرہ اہل سنت سے خارج نہ کردے۔ اسکی وجہ وہی ہے

* جس سے خدا تعالیٰ نے اس آیۃ سورہ حجرات مین منع فرمایا ہے ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولٰئک ھم الظلمون یعنی ایک دوسرے کو برے لقب سے نہ پکارو (ایسا کرنا فاسق ہونا ہے) اور مومن ہو کر فاسق نام رکھانا برا ہے جو (اس سے) توبہ نہ کریگا وہ ظالم ہے۔

جو ہم نے بیان کی ہے ورنہ قاعدۂ مشہورہ قیام سبب احمل مشتق کا موجب ہوا کرتا ہے
اہل کسی اور اہل علم پر مخفی نہیں ہے آپ کتاب ایضاح الحق الصریح فی احکام المیت
والضریح چھاپہ قدیم دہلی کے صفحہ ۳ میں فرماتے ہیں مسئلۂ سادسہ باید دانست کہ
ہرچند در شرع شریف بسیاری از افعال و اقوال و اخلاق از شعب کفر و نفاق شمردہ
اند اما از اطلاق لفظ کافر و منافق بر شخصی خاص ہمین متبادر میشود کہ عقیدۂ
کفر و نفاق میدارد و ہمچنین باید فہمید کہ ہرچند ہزاران ہزار امور از قسم بدعات است
کہ پارہ از آن بطریق نمونہ در ینمقام ذکر کردہ شد۔ اما از اطلاق لفظ مبتدع یا صاحب
بدعت بر شخصی خاص ہمین معنی فہمیدہ میشود کہ شخص مذکور عقیدۂ بدعت میدارد
پس بنا بر ارتکاب اقسام باقیہ از بدعۃ حقیقیہ و جمیع اقسام بدعۃ حکمیہ مرتکب آنرا مبتدع
و صاحب بدعت نتوان گفت پس چنانکہ از معدود کردن بعضی[؟] افعال و اقوال و اخلاق
از شعب کفر و نفاق مقصود ہمین ست کہ سامعین از آن اجتناب نمایند نہ آنکہ آنچہ در
قرآن مجید از احکام کفار و منافقین از قسم قتل[؟] و نہب و سبی و ترقیق و وضع جزیہ کہ
در حق کفار وارد شدہ و حرمت صلوۃ جنازہ و ممنوعیت زیارت قبور ایشان و نہی
از استغفار برائے اموات ایشان کہ در حق منافقین وارد شدہ بر صاحب افعال
اقوال و اخلاق مذکورہ مطلقاً اجرا باید کرد۔ ہمچنین از تعداد اقسام بدعۃ درین
مقام مقصود ہمین ست کہ سامعین از جمیع اقسام مذکورہ اجتناب نمایند و راہ
سنت خالصہ اختیار کنند نہ آنکہ آنچہ در حدیث شریف از احکام مبتدعین وارد است
از قسم حبط اعمال ایشان و حرمت توقیر ایشان و اجتناب از عیادت ایشان و احتراز از
مجالسہ و مخالطت ایشان و ممنوعیت ابتداء و مصافحہ در کلام و سلام با ایشان بہر مرتکب

---

۳ چنانچہ اُن افعال و اقوال کی تفصیل مضمون (کفر و کافر) میں ہو گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔
۴ اُن ہی شروط سے اور اُن ہی لوگوں کے حق میں جنکی تفصیل نمبر ۶ و ۸ و ۹ جلد ۲ و نمبر ۱ جلد ۳ و نمبر ۱۱ جلد ۱۲ اشاعۃ السنۃ میں ہو چکی ہے۔ اور بعض شروط کی تفصیل اس مضمون میں بھی ہو گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

وہ بجز اہل سنت یا اہل حدیث یا جو اسکے معنی مین ہو کچھہ کہلانا نہین چاہتے اور اپنے لیئے وہابی لقب اور نام کو پسند نہین کرتے بلکہ اسکو اپنے حق مین طعن و توہین و دشنام سمجھتے ہین اور اس سے کمال تنفر و استنکاف و انکار رکھتے ہین۔

اس استنکاف و انکار پر انکو کئی وجوہات باعث ہین از آنجملہ ایک بڑی بھاری وجہ (جسکی طرف ہم اس مضمون مین اپنی دور اندیش گورنمنٹ کو توجہ دلانا چاہتے ہین) یہہ ہے کہ لفظ وہابی (گو لغت یا مذہب کے رو سے کچھہ ہی معنی رکھتا ہو) ایک مدت سے گورنمنٹ انگریزی سے بغاوت کرنیوالے کے معنے مین استعمال کیا جاتا ہے اور ان ہی معنی کو بعض لوگون نے اکثر آفیسران گورنمنٹ کے خیال مین جماکر انکو زمرہ اہل حدیث کی طرف سے بدظن کر رکھا ہے اور چونکہ اہل حدیث ہند ان معنی کا اثر و نشان اپنے گروہ مین نہین دیکھتے اور بغاوت گورنمنٹ کو جسکے ظل حمایت مین امن و آزادی سے بسر کرتے ہین اپنے مذہب و اعتقاد مین ناجائز جانتے ہین۔ اس لیئے وہ اس لفظ کو ان معنی کر اپنے حق مین استعمال کرنا دشنام و توہین خیال کرتے ہین اور اس سے استنکاف و انکار اپنا مذہبی اور ملکی فرض سمجھتے ہین جیسے ہر کوئی شریف نیک معاش لفظ مفسد و بدمعاش کو اپنی نسبت اطلاق ہونیکو دشنام و توہین سمجھتا ہے اور اس سے احتراز و انکار اپنا دنیاوی و شریفانہ فرض جانتا ہے۔

اسوجہ کے سوا چند وجوہات کہ جو اس انکار پر انکو باعث ہین۔ اہل اسلام خصوصاً اہل حدیث کے ایک جلیل القدر رئیس و پیشوا سید محمد صدیق حسن خان بہادر نواب ریاست بھوپال نے (جنکو قصی درجہ عروج دین و دنیاوی کے علاوہ گورنمنٹ انگلشیہ مین بھی بڑا قرب و اعتبار حاصل ہے اور انکا گورنمنٹ و ملک کے لیئے خیرخواہ ہونا انکی عمدہ اور نمایان کارروائیون سے ثابت ہو

ہین رہیگا۔ انکو ضرر نہ دیگا۔ جو انکو رسوا کرنا چاہیگا یہانتک کہ قیامت کا وقت آئیگا

علی ابن مدینی نے کہا کہ یہہ حدیث والے لوگ ہین

جیسے جنگ کابل مین روپیہ اور فوج سے مدد دینا (۲) سال تک سرکاری فوج متعینہ چھاونی سیہور (؟)

امامی از ائمہ مذاہب منسوب نمی کنیم و تقلید حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی روا نمی
داریم پس تقلید محمد بن عبد الوہاب و اتباع او یعنی چہ۔ دوم آنکہ انتحال مذہبی از مذاہب
صورت نمی بندد مگر بطریق تلمذ یا ارادت یا اتحاد وطن و نحو آن و در ہندوستان
مسلمانی از علماء و جہلا معلوم نمیشود کہ شاگرد صاحب نجد یا مرید یا ہموطن او باشد
پس دخول ہندیان در مذہب و طریقہ او چہ قسم متصور تواند شد سبحانک ہذا بہتان
عظیم۔ سوم آنکہ محمد بن عبد الوہاب مذکور از زمانہ دراز گذشتہ کہ ازین جہان
فانی پدرود کردہ احدی از اولاد و احفاد او خود در وطن وی باقی نیست کہ داعی
باشد بسوی نحلۂ خود و مردم ہند این مذہب را ازو سی انتحال نمایند دیر باز است کہ
فتنۂ صاحب نجد سر در گریبان عدم کشیدہ و عامرداری و تاریخ ناری از کسان او باقی
نماندہ پس مذہب مسلمانان ہند را بدامن طریقۂ او بستن خون انصاف از رگ اندیشہ
باطل چکانیدن بیش نیست نجد کجا و ہند کجا۔ چہارم آنکہ انتساب مذہبی از مذاہب
گاہی بطریق استفادہ از کتب صاحب آن مذہب ہم می باشد چنانکہ مذہب حنفیۂ ہند
ماخوذ است از کتب اصحاب این مذہب و مذہب+ مبتدعۂ ہند ماخوذ است از کتب
مبتدعین و صحبت مشرکین و این وسیلہ نیز درمیان مسلمانان موحدین ہند
ثابت نمیتواند شد زیرا کہ ہیچ کتابی از کتب مؤلفۂ صاحب نجد در مدارس ہند و در
زمرۂ علمائے[۲] این مملکت موجود و مروج نیست تا میتوان گفت کہ استفادہ وہابیت
از آن کتاب کردہ اند بلکہ چنانکہ مردم ہند بیشتر حنفی مذہب اند و بعضی شیعہ ہمچنین نجدی نیکور
متمذہب بمذہب حنبلی بود خود وی ایجاد کدام مذہب و دعوت بسوی کدام تحت

+ یہ لفظ بالمقابلہ بولا گیا ہے ورنہ مولف کے مسلک اعتدال سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے الفاظ کے
ساتھ کسی سے تخاطب انکو دل سے پسند نہیں ہے۔

۲ اور جو اسکے رسائل اب چھپے ہیں وہ زمرہ علما میں ہند اول عام مروج نہیں ہیں۔

باین اسم و رسم و وریتها پرده ابهام خصوصیت باطنی خود را جلوه میدهند ششم آنکه
فتنه جو مفهوم وهابیت را در ذهن حکام وقت چنین نشانده اند که اینها راکه وهابیه گفته
میشود نزد ایشان جهاد کردن با دولت برطانیه فرض یا واجب است وکشتن اهالی
این دولت موجب حصول بهشت حالانکه این خیال زال طل باطل است بدلیلی که در حدیث
متقدم تقریبا ان گذشته و آنانکه اقدام بر قتل اصحاب دولت برطانیه یا دیگر مردم
میکنند خود ایشان از علم و دین بی بهره محض افتاده اند هرکه شریعت اسلام را بر وجه تحقیق
می‌شناسد از وی هرگز این جریمه کبیره سر زد نمی‌تواند شد یاد باشد که پیش ازین در سنه ۱۲۹۲
هجری در کتاب هدایة السایل بذیل ذکر وهابیه نوشته‌ایم که از حال ایشان و مخالفین
ایشان هیچ میرس که عجب جهل مرکب نصیب ایشان شده است و توقع خلاص از ان علی
مرار الدهور منقطع گردیده و این در صفحه (۱۱۹) قلمی گشته و در صفحه (۱۲۱) تحریر کرده‌ایم که نه
اتباع محمد بن عبد الوهاب نجدی بر ما لازم است و نه اقتدای عالم دیگر محتم و نیز در صفحه (۱۱۵)
نشان داده‌ایم که محمد بن عبد الوهاب نجدی حنبلی المذهب بود و ما مقلد کدام مذهب نیستیم
پس اتباع او بر ما در امر جهاد و جز آن یعنی چه هفتم آنکه مورخین اسلام و مذهب عیسوی
تاریخ فتنه صاحب نجد سنه ۱۲۱۲ هجری نوشته‌اند و از حدود سنه مذکور احدی از مردم
مملکت هند از هند به نجد نرفته بلکه خود هند را از حال نجد خبری بحصول نپیوسته تا باتحال
طریقه او چه رسد و نه امروز اخبار آن ملک تا با مردم میرسد و نمیدانیم که شیوهٔ امیر نجد و
هنجار رعایا و برایای آن الکه الان چیست غرضیکه هیچ مناسبت دینی و دنیوی مسلمانان
موحد هندوستان را که از انواع شرک و بدعت نهی میکنند و مردم را از کبایر و منکرات
تحذیر می‌نمایند با نجد و اهل نجد حاصل نیست چندی از مقلدان مذهب حنفی و بندعان که
روزی ایشان موقوف است بر تعصب دین و بر نذر و نیاز قبور این تهمت بر ما نعان
این امور بسته‌اند و نزد حکام وهابی و مجاهد بودن ایشان از برائی خفا طریقه تعصب

و تصنیف شود که مخالف از اوست به تحقیق کذبات چند و با فیدن بعض مکر و زور ثابت و منهم
میکند ولیس الامر کذالک والله اعلم بالصواب ـ سلیم بن عامر گفته میان معاویه و
روم عهد بود و معاویه بسوی بلاد آنها میرفت تا آنکه چون عهد منقضی شد غارت کرد
پس مردی بر اسپ عربی یا ترکی سواره بیامد گفت الله اکبر الله اکبر وفاء لا غدر
چون نظر کردند دیدند که عمرو بن عبسه است معاویه او را پرسید چرا آمده گفت شنیدم که از
حضرت صلی الله علیه وسلم میفرمود من کان بینه وبین قوم عهد† فلا یحلن عهدا ولا
یشدنه حتی یمضی امده او ینبذ الیهم علی سواء راوی گوید پس معاویه با مردم برگشت یعنی از غارت
آنها نه کرد رواه الترمذی و ابوداود ـ این حدیث دلیل است بر آنکه نقض عهد
هرچند با غیر اهل اسلام باشد روا نیست و لهذا ابو رافع که قریش او را نزد رسول خدا
صلی الله علیه وسلم فرستاده بود خواست که مسلمان شود و باز پس نگردد آنحضرت
فرمود انی‡ لا اخیس بالعهد رواه ابوداود رضی الله عنه یعنی من عهد شکنی نمی
در حاشیه مشکوٰة در ترجمه لفظ اخیس گفته ای لا اغدر۴ ولا انقضه یعنی غدر و نقض عهد
نمی کنم و ازینجاست که غدر عهد را آنحضرت صلی الله علیه وسلم منجمله خصال نفاق شمرده
چنانکه در حدیث متفق علیه از روایت عبدالله بن عمرو آمده واذا عاهد غدر یعنی چون
عهد میکند آنرا می شکند پس اینکار منافقانست و در جزای این نفاق در حدیث عمرو بن
الحمق خزاعی آمده که گفت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من امن رجلا
علی نفسه فقتله اعطی لواء الغدر یوم القیامة رواه فی شرح السنة یعنی معاهده را کشتن
یا فتن نیزه غدر است در روز قیامت یعنی در محشر مشهور شود که این کس عهد شکن
و هیچ بدنامی بدتر ازین رسوائی عام نیست و در حدیث ابی هریره مرفوعا آمده

---

† جبکہ کسی قوم سے عہد ہو وہ اسکو نہ کھولے اور نہ باندھے جب تک کہ اسکی مدت نہ گذرے یا برابری سے اسکو اٹھا لے ۔ ‡ یعنی عہد شکنی نہیں کرتا ۔ ۴ یعنی میں غدر نہیں کرتا اور عہد کو نہیں توڑتا